



نبض

مبلغ اسلام محمد ظفر اللہ انبالوی عفی عنہ

علم نبض طب قدیم میں مابتداء ہی سے تشخیص کا روح رواں رہا ہے اور اب بھی علم نبض تشخیص کے جدید و قدیم طبی آلات و وسائل و ذرائع پر فوقیت رکھتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نبض صرف حرکت قلب کا اظہار کرتی ہے مگر ایسا کہنا درست نہیں، فن نبض پر دسترس رکھنے والے نبض دیکھ کر مرض پہچان لیتے ہیں مریض کی علامات و حالات کو تفصیل سے بیان کر دیتے ہیں۔

سائنس کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ قوت سے حرکت اور حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے یہی نظام زندگی میں راویں دواں ہے نبض کے ذریعے بھی ہم مریض کے جسم میں یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس وقت اس کے جسم میں قوت کی زیادتی ہے یا حرکت کی زیادتی ہے یا حرارت کی زیادتی ہے یا ان میں کس کس کی کمی ہے اسی کے تحت نبض کی باقی جنسیں بھی پرکھی جاسکتی ہیں۔ جن کا اس مقالہ میں تفصیلاً ذکر ہو گا نبض کی حقیقت کو جانچنے کے لیے اس قدر جان لینا ضروری ہے کہ نبض روح کے ظروف و قلب و شرائین کی حرکت کا نام ہے کہ نسیم کو جذب کر کے روح کو ٹھنڈک پہنچائی جائے اور فضلات د خانیہ کو خارج کیا جائے اس کا ہر نبض (ٹھوکر یا قریع) دو حرکتوں اور دو سیکونوں سے مرکب ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک نبض انبساط اور انقباض سے مرکب ہوتا ہے یہ دونوں حرکتیں ایک دوسرے سے متضاد ہیں اور ہر دو حرکتوں کے درمیان سکون کا ہونا ضروری ہے۔

نبض دیکھنے کا طریقہ:

طیب اپنی چاروں انگلیاں مریض کی کلائی کے اس طرف رکھے، جس طرف کلائی کا انگوٹھا ہے، اور شہادت کی انگلی پہنچے کی ہڈی کے ساتھ نیچے کی طرف اور پھر شریان کا مشاہدہ کریں۔

اجناس نبض:

نبض کی دس اجناس ہیں:

- 1۔ مقدار
- 2۔ قریع نبض
- 3۔ زمانہ حرکت
- 4۔ قوام آلہ
- 5۔ زمانہ سکون
- 6۔ مقدار رطوبت



7۔ شریان کی کیفیت

8۔ وزن حرکت

9۔ استواء اختلاف نبض

10۔ نظم نبض

مقدار

i۔ طویل:

یہ وہ نبض ہے جس کی لمبائی معتدل و تندرست شخص کی نبض سے نسبتاً لمبائی میں زیادہ ہو یعنی اگر یہ چار انگلیوں تک یا ان سے میں بھی طویل ہو تو اسے ہم طویل نبض کہیں گے اور یاد رکھیں طویل نبض حرارت کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے اگر اس کی لمبائی دو انگلیوں تک ہی رہے تو یہ معتدل ہوگی۔ اور یہ دو انگلیوں سے کم ہو تو یہ قیصر ہوگی اور قیصر نبض حرارت کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ طویل غدی نبض ہے اور قیصر اعصابی۔

ii عریض:

چوڑی نبض جو کہ انگلی کے نصف پور سے زیادہ ہو رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے جو کہ نصف پور ہو معتدل ہوگی اور جس کی چوڑائی نصف پور سے کم ہوگی رطوبت کی کمی کا اظہار کرے گی۔ تنگ نبض کو ضیق کہا جاتا ہے۔ عریض نبض اعصابی ہوگی اور ضیق نبض غدی ہوگی۔

iii شرف (بلند)

جو نبض بلندی میں زیادہ محسوس ہو ایسی نبض حرکت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے جو درمیان میں ہوگی معتدل اور جو نبض نیچی ہوگی اسے منخفض کہتے ہیں۔ یہ حرکت کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔

چاروں انگلیوں کو نبض پر آہستہ سے رکھیں یعنی دباؤ نہ ڈالیں۔ اگر نبض انگلیوں کو بلا دباؤ چھونے لگے تو ایسی نبض مشرف ہوگی اور اگر نبض محسوس نہ ہو تو پھر انگلیوں کو دباتے جائیں اور جائزہ لیتے جائیں اگر نبض درمیان میں محسوس ہو تو یہ معتدل ہوگی اور اگر انگلیاں کلانی پر دبانے سے نبض کا احساس کلانی کی ہڈی کے پاس اخیر میں جا کر ہو تو یہ نبض منخفض ہے جو کہ حرکت کی کمی کا اظہار کرتی ہے مشرف نبض عضلاتی اور منخفض اعصابی ہوگی۔

قرغ نبض (ٹھوکر نبض)

اس میں نبض کی ٹھوکر کو جانچا جاتا ہے چاروں انگلیاں نبض پر رکھ کر غور کریں آہستہ آہستہ انگلیوں کو دبائیں اگر نبض انگلیوں کو سختی سے اوپر کی طرف دھکیل رہی ہے تو ایسی نبض قوی کہلاتی ہے یعنی ذرا زور سے ٹھوکر لگانے والی نبض ہی قوی ہے یہ نبض قوت حیوانی کے قوی ہونے کو ظاہر کرتی ہے اور اگر یہ دباؤ درمیانہ سا ہو تو معتدل ہوگی۔ اور جو نبض دبانے سے آسانی



کے ساتھ دب جائے تو یہ نبض ضعیف کہلاتی ہے یعنی قوت حیوانی میں صغف کا اظہار ہے قوی عضلاتی ہوگی اور ضعیف اگر عریض بھی ہو تو اعصابی ہوگی اور ضیق ہو تو غدی ہوگی۔

زمانہ حرکت:

اس کی بھی تین ہی اقسام ہیں: سریع۔ معتدل۔ بطی۔
 سریع نبض وہ ہوتی ہے جس کی حرکت تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قلب کو سوئے سرد نسیم یعنی اوکسیجن بہت حاجت ہے جسم میں دھان (کاربانک ایسڈ گیس) کی زیادتی ہے۔
 اگر بطی ہے صاف ظاہر ہے کہ قلب کو ہوائے سرد کی حاجت نہیں۔ سریع یعنی تیز تر نبض عضلاتی ہوتی ہے اور بطی (ست) نبض اگر عریض ہوگی تو اعصابی ہوگی اور ضیق ہوگی تو غدی ہوگی بطی سے مراد نبض کی سستی ہے۔

قوام آلہ (شریان کی سختی و نرمی)

اسے بھی تین اقسام میں بیان کیا گیا ہے: صلب، معتدل اور لین،
 صلب وہ نبض ہے جسکو انگلیوں سے دبانے میں سختی کا اظہار ہو یہ بدن کی خشکی کو دلالت کرتی ہے ایسی نبض ہمیشہ عضلاتی ہوتی ہے۔
 لین نبض صلب کے مخالف ہوتی ہے یعنی نرم ہوتی ہے ایسی نبض رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے یعنی ایسی نبض اعصابی ہوگی۔

اور معتدل اعتدل رطوبت کا اظہار ہے۔

زمانہ سکون:

اس کو بھی تین اقسام میں بیان کیا جاتا ہے: متواتر، تفاوت، معتدل۔
 متواتر نبض وہ ہے جس میں وہ زمانہ تھوڑا ہو جو دو ٹھوکروں کے درمیان محسوس ہوتا ہے۔ یہ نبض قوت حیوانی کے ضعف کی دلیل ہے قوت حیوانی میں ضعف یا تو حرارت کی زیادتی کی وجہ سے ہوگا یا پھر رطوبت کی زیادتی سے ہوگا۔ عموماً ایسی نبض اگر ضیق ہو تو غدی ہوگی یا پھر اگر عریض ہو تو اعصابی بھی ہو سکتی ہے۔
 نبض دیکھتے وقت اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھیں کہ کتنی دیر کے بعد ٹھوکر آکر انگلیوں کو لگتی ہے اور پھر دوسری ٹھوکر کے بعد درمیانی وقفہ کو مد نظر رکھیں۔ پس یہی زمانہ سکون ایسا زمانہ ہے کہ جس میں شریان کی حرکت بہت کم محسوس ہو بلکہ بعض اوقات اسکی حرکت محسوس ہی نہیں ہوتی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبض انگلیوں کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہے۔



مقدارِ طبوبت :

نبض پر انگلیاں رکھ کر جانچنے کی کوشش کریں اس کی صورت یہ ہوگی جیسا کہ پانی سے بھری ہوئی ٹیوب کے اندر پانی کی مقدار کا اندازہ لگایا جائے کہ ٹیوب کے اندر پانی اس کے جوف کے اندازے سے زیادہ ہے یا کم بالکل اسی طرح نبض ضرورت سے زیادہ پھولی ہوگی اور دبانے سے اس کا اندازہ پوری طرح ہو سکے گا اگر متلی ہو تو اس میں ضرورت سے زیادہ خون اور روح ہوگی جو کہ صحت کے لئے مضر ہے اسی طرح اگر نبض خالی ہوگی تو خون اور روح کی کمی کی علامت ہے کمزوری کی دلیل ہے اس لئے متلی یعنی خون و روح سے بھری ہوئی نبض عضلاتی ہوگی خالی متلی کے متضاد ہوگی جو کہ اعصابی ہوگی۔

شریان کی کیفیت:

نبض کی اس قسم سے جسم کی حرارت و برودت (گرمی و سردی) کو پرکھا جاتا ہے اس کو جانچنا بہت آسان ہے اگر نبض چھونے سے حرارت زیادہ محسوس ہو تو یہ نبض حار ہوگی، گرمی پر دلالت کریگی اور گرم نبض عموماً طویل اور ضیق بھی ہوتی ہے۔ اگر نبض پر ہاتھ رکھنے سے مریض کا جسم سرد محسوس ہو تو یہ نبض بارد ہوگی جو کہ اعصابی عضلاتی کی دلیل ہے۔

وزن حرکت:

یہ نبض حرکت کے وزن کے اعتبار سے ہے جس سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ نبض کا زمانہ حرکت اور زمانہ سکون مساوی ہے۔

اگر یہ زمانہ سکون مساوی ہے تو نبض انقباض و انبساط (پھیلنا اور سکڑنا) کے لحاظ سے حالت معتدل میں ہوگی اسے جید الوزن کہا جاتا ہے

ایسی نبض جس کا انقباض و انبساط مساوی نہ ہو بلکہ دونوں میں کمی بیشی پائی جائے یہ نبض صحت کی خرابی کی دلیل ہے۔ اگر دل میں یہ سکیر دل کی شریانوں کی بندش کی وجہ سے ہو تو ایسی نبض عضلاتی ہوگی۔ اگر یہ ضعف قلب کی وجہ سے ہے تو ایسی نبض غدی ہوگی اور اگر یہ تسکین قلب کی وجہ سے ہے تو ایسی نبض اعصابی ہوگی۔ ان باتوں کو مد نظر رکھنا طبیب کی مہارت ہے۔ ایسی نبض کو خارج الوزن کا نام دیا گیا ہے۔

اگر نبض عمر کے مطابق اپنی حرکت و سکون کے وقت کو صحیح ظاہر نہ کرے یعنی بچے، جوان، بوڑھے کی نبض کے اوزان ان کی اپنی عمر کے مطابق نہ ہوں تو یہ ردی الوزن کہلائے گی۔ اس میں نبض کی انقباضی اور انبساطی صورت کو جانچا جاتا ہے۔

نبض جب پھیلے تو اس کو حرکت انبساطی کہتے ہیں اور جب اپنے اندر سکڑے تو اسے حرکت انقباض کہتے ہیں۔ ان دونوں کے زمانوں کا فرق ہی اس کا وزن کہلاتا ہے۔



ایسی نبض پر کھتے وقت عمر کو خاص طور پر مد نظر رکھیں ایسی نبض کو حتمی نبض قرار دینے کے لئے نبض کی دیگر اقسام کے مد نظر حکم لگائیں۔

استواء اختلاف نبض:

اسکی صرف دو ہی اقسام ہیں: مستوی اور مختلف۔

مستوی نبض وہ ہے جس کی تمام اجزاء تمام باتوں میں باقی نبض کے مشابہ ہوں یہ نبض بدن کی اچھی حالت ہونے کی علامت ہے۔

نبض مختلف وہ نبض ہے جو مستوی کے مخالف ہو اور اس کے برعکس پر دلالت کرے۔

جانچنے کے لئے نبض پر ہاتھ رکھیں جس قدر نبض کی اجناس اوپر بیان کی گئی ہیں کیا یہ ان کے اعتبار سے معتدل ہے اگر ان میں ربط قائم ہے اور معتدل حیثیت رکھتی ہیں تو وہ مستوی ہے ورنہ مختلف۔

مرکب نبض کی اقسام:

تعریف:

مرکب نبض اس نبض کو کہتے ہیں جس میں چند مفرد نبضیں مل کر ایک حالت پیدا کر دیں۔ اس سلسلہ میں اطباء نے نبض کی چند مرکب صورتیں بیان کی ہیں، جن سے جسم انسان کی بعض حالتوں پر خاص طور پر روشنی پڑتی ہے اور خاص امراض میں نبض کی جو مرکب کیفیت پیدا ہوتی ہے، ان کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کا فائدہ یہ ہے کہ ایک معالج آسانی کے ساتھ متقدمین اطباء اکرام کے تجربات و مشاہدات سے مستفید ہو سکتا ہے۔

وہ چند مرکب نبضیں درج ذیل ہیں:

1۔ نبض عظیم:

وہ نبض جو طول و عرض و شرف میں زیادہ ہو ایسی نبض قوت کی زیادتی کا اظہار کرتی ہے اسے ہم عضلاتی یا موی کہیں گے جو نبض تینوں اعتبار سے صغیر ہوگی وہ قوت کی کمی کا اظہار ہے اور وہ اعصابی نبض ہوگی۔

2۔ نبض غلیظ:

غلیظ وہ نبض ہے جو صرف چوڑائی اور بلندی میں زیادہ ہو ایسی نبض عضلاتی اعصابی ہوگی۔

3۔ نبض غزالی:



وہ نبض ہے جو انگلی کے پوروں کو ایک ٹھوکر لگانے کے بعد دوسری ٹھوکر ایسی جلدی لگائے کہ اس کا لوٹنا اور سکون کرنا محسوس نہ ہو یہ نبض اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ترویج نسیم کی جسم میں زیادہ ضرورت ہے۔ غزالی کے معنی بچہ ہرن ہیں۔ یہاں اس کی مشابہت چال کی تیزی کی وجہ سے دی گئی ہے ایسی نبض عضلاتی ہوگی۔

4۔ موجی نبض:

ایسی نبض جس میں شریانوں کے اجزاء باوجود ہونے کے مختلف ہوتے ہیں کہیں سے عظیم کہیں سے صغیر کہیں سے بلند اور کہیں سے پست کہیں سے چوڑی اور کہیں سے تنگ گویا اس میں موجیں (لہریں) پیدا ہو رہی ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے آرہی ہیں ایسی نبض رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے قانون مفرد اعضاء میں ایسی نبض اعصابی غدی ہوگی۔

5 نبض دودی:

(کیڑے کی رفتار کی مانند) یہ نبض بلندی میں نبض موجی کے مانند ہوتی ہے لیکن عریض اور متلی نہیں ہوتی یہ نبض موجی کے مشابہ ہوتی ہے لیکن اس کی موجیں ضعیف ہوتی ہیں گویا اس کے خلاف صغیر ہوتی ہے ایسی نبض قوت کے ساقط ہونے پر دلالت کرتی ہے لیکن سقوط قوت پورے طور پر نہیں ہوتا اس نبض کو دودی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حرکت میں اس کیڑے کے مشابہ ہوتی ہے جس کے بہت سے پاؤں ہوتے ہیں ایسی نبض غدی اعصابی ہوگی بوجہ تحلیل نبض میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔

6 نبض متلی:

یہ وہ نبض ہے جو نہایت ہی صغیر اور متواتر ہوتی ہے ایسی نبض اکثر قوت کے کامل طور پر ساخت کے ہو جانے اور قربت الموت کے وقت ہوتی ہے یہ نبض دودی کے مشابہ ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ صغیر اور متواتر ہوتی ہے یہ اعصابی غدی کی انتہائی صورت ہوگی۔

7۔ نبض منشاری:

(آرے کے دندانون کی مانند)

یہ وہ نبض ہے جو بہت مشرف، صلب، متواتر اور سریع ہوتی ہے اسکی ٹھوکر اور بلندی میں اختلاف ہوتا ہے یعنی بعض اجزا سختی سے ٹھوکر لگاتے ہیں بعض نرمی سے اور بعض زیادہ بلند ہوتے ہیں اور بعض پست گویا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نبض کے بعض اجزاء نیچے اترتے وقت بعض انگلیوں کو ٹھوکر ماردیتے ہیں۔ یعنی ایک پورے کو جس بلندی سے ٹھوکر لگاتے ہیں اس



سے کم دوسرے پورے کو یہ نبض اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی عضو میں ورم پیدا ہو گیا ہے خاص طور پر پھیپھڑوں اور عضلات ہیں صاف ظاہر ہے کہ یہ عضلاتی اعصابی تحریک کی بگڑی ہوئی نبض ہے۔

نبض ذنب الفار، نبض ذوقترہ، نبض واقع فی الوسط، نبض مسلی، مرتعش اور ملتوی وغیرہ بھی بیان کی جاتی ہیں، جن سے کسی مزاج کی واضح پہچان مشکل ہے، اس لئے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ طبِ قدیم کے تحت نبض کا بیان صرف اس لئے لکھ دیا ہے کہ طبِ قدیم کے اطباء بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ ساتھ ساتھ تجدیدِ طب کے مطابق ان کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے کہ تجدیدِ طب کے بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

نبض کے بارے تجدیدِ طب کی رہنمائی مکمل اور کافی ہے۔ مجددِ طب حکیم انقلاب نے علم النبض پر بھی انتہائی محنت کے ساتھ تجدید کی اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں نبض کو انتہائی آسان کرتے ہوئے اسے بھی اعضائے ریئسہ دل و دماغ و جگر کے ساتھ مخصوص کر دیا جو کہ فنِ طب میں ایک بہت بڑا کمال و انقلاب ہے۔ اس اعتبار سے قانونِ مفرد اعضا میں مفرد نبض کی اقسام صرف تین ہیں، جنہیں اعصابی نبض، عضلاتی نبض، اور غدی نبض سے موسوم کیا گیا ہے۔ پھر ہر ایک مرکب نبض کی اقسام کو انہیں اعضاء ریئسہ کے باہمی تعلق کے مد نظر چھ (۶) اقسام میں تقسیم کر دیا ہے، جو کہ بالترتیب درج ذیل مقرر ہیں:

- | | |
|------------------|------------------|
| 1۔ اعصابی عضلاتی | 2۔ عضلاتی اعصابی |
| 3۔ عضلاتی غدی | 4۔ غدی عضلاتی |
| 5۔ غدی اعصابی | 6۔ اعصابی غدی |
- اب پہلے مفرد نبض کی شناخت و وضاحت کو بیان کیا جاتا ہے۔

اعصابی نبض:

ایسی نبض جو قیصر ہو، منخفض ہو، عریض ہو، لین ہو، بطی ہو اعصابی کہلاتی ہے۔ انگلیوں کو زور سے دبانے سے کلائی کے پاس محسوس ہوگی۔ یہ جسم میں بلغم اور رطوبت کی زیادتی کی علامت ہوگی۔

عضلاتی نبض:

جب ہاتھ مریض کی کلائی پر آہستہ سے رکھا جائے، نبض اوپر ہی بلندی پر محسوس ہو، ساتھ ہی ساتھ صلب ہو اور سرلیج ہو اور قوی ہو تو ایسی نبض عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔ ایسی نبض جسم میں خشکی، ریاچ، سودا اور بواسیری زہر کا اظہار کرتی ہے۔

غدی نبض:



مریض کی نبض پر ہاتھ رکھیں اور آہستہ آہستہ انگلیوں کو دباتے جائیں۔ اگر نبض درمیاں میں واقع ہو تو یہ غدی نبض ہوگی۔ ایسی نبض طویل ہوگی، ضیق ہوگی۔ یہ جسم میں حرارت اور صفراء کی زیادتی کا اظہار ہے۔ حرارت سے جسم میں لاغری و کمزوری کی علامات ہوں گی۔ یاد رکھیں، جب طویل نبض مشرف بھی اور قوی بھی ہو تو عضلاتی ہوگی۔
خصوصی نوٹ:

نبض بالکل اوپر بلندی پر عضلاتی، بالکل کلائی کے پاس پست اعصابی اور درمیان میں غدی ہوگی۔
مرکب نبض:

قانون مفرد اعصابی مرکب نبض کو چھ تحریک کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ اعصابی عضلاتی:

جو نبض پہلی انگلی کے نیچے حرکت کرے اور باقی انگلیوں کے نیچے حرکت نہ کرے، اعصابی عضلاتی ہوگی۔ یہ نبض گہرائی میں ہوگی۔ بعض اوقات فقر الدم کی وجہ سے دل بے چین ہو تو تیزی سے حرکت کرتی محسوس ہوگی مگر دبانے سے فوراً دب جائے گی جیسا کہ نبض میں حرکت ہے ہی نہیں۔ عام حالات میں اعصابی عضلاتی نبض سست ہوتی ہے۔
اس کی تشخیصی علامات یہ ہیں:-

منہ کا ذائقہ پھیکا، جسم پھولا ہوا ہونا شہوت کم، دل کا ڈوبنا، رطوبت کا کثرت سے اخراج، پیشاب زیادہ آنا اور اس کا رنگ سفید ہونا، ناخنوں کی سفیدی اہم علامات ہیں۔

2 عضلاتی اعصابی:

اگر نبض پہلی اور دوسری انگلی کے نیچے حرکت کرے اور باقی انگلیوں کے نیچے حرکت نہ کرے تو یہ نبض عضلاتی اعصابی ہوگی۔ مقامی طور پر مشرف ہوگی قدرے موٹائی میں ہوگی۔ ریح سے پر ہونے کی وجہ سے ذرا تیز بھی ہوگی۔ رطوبت کا اثر اگر باقی ہو تو سست و عریض بھی ہو سکتی ہے۔
تشخیصی علامات:

چہرہ سیاہی مائل اور اس پر داغ دھبے، چہرہ پچکا ہوا، اگر کو لسترول بڑھ گیا تو جسم پھولا ہوا کاربن کی زیادتی، ترش ڈکار، جسم میں ریح اور خشکی و سردی پائی جائے گی۔

3 عضلاتی غدی:



اگر نبض پہلی دوسری اور تیسری انگلی تک حرکت کرے اور چوتھی انگلی کے نیچے حرکت نہ کرے تو یہ نبض عضلاتی غدی ہوگی۔ مشرف ہوگی یعنی مقامی طور پر بالکل اوپر ہوگی۔ حرکت میں تیز اور تنی ہوئی ہوگی۔ یا رکھیں نبض، اگرچہ چار انگلیوں تک بھی حرکت کرے، اگر وہ ساتھ ساتھ صلب بھی ہو اور مشرف و سرلیج بھی ہو تو عضلاتی غدی شدید ہوں۔
تشخیصی علامات:

عضلات و قلب میں سکیٹر، فشار الدم، ریاح کا غلبہ، اختلاج قلب، جسم کی رنگت سرخی مائل جسم و جلد پر خشکی اور نیند کی کمی ہوگی۔

4 غدی عضلاتی:

اگر نبض چار انگلیوں تک حرکت کرے لیکن وہ مقامی طور پر مشرف اور منخفض کے درمیان واقع ہو ضیق بھی ہو تو ایسی نبض غدی عضلاتی ہوتی ہے۔
تشخیصی علامات:

جسم زرد، پیلا، ڈھیلا۔ ہاتھ پائوں چہرے پر ورم۔ یرقان، پیشاب میں جلن، جگر و غد و غشائے مخاطی میں پہلے سوزش و ورم اور بالا خر سکیٹر شروع ہو جانا۔

5 غدی اعصابی:

اگر مقامی طور پر غدی نبض کا رجوع منخفض کی طرف ہو جائے تو یہ غدی اعصابی ہوگی یہ نبض رطوبت کی وجہ سے غدی عضلاتی سے قدرے موٹی ہوگی اور سست ہوگی۔
تشخیصی علامات:

جگر کی مشینی تحریک ہے۔ آستوں میں مڑور، پیچش، پیشاب میں جلن، عسر الطمت، نلوں میں درد، بلڈ پریشر اور خفقان وغیرہ کی علامات ہوں گی۔

6 اعصابی غدی:

اگر نبض منخفض ہو جائے، عریض ہو جائے، قصیر ہو جائے تو ایسی نبض اعصابی غدی ہوگی انتہائی دبانے سے ملے گی۔
تشخیصی علامات:

جسم پھولا ہوا، چربی کی کثرت، بار بار پیشاب کا آنا۔



بعض اطباء نے ہر نبض کے ساتھ علامات کی بڑی طویل فہرست لکھ کر دی ہے جسکی کہ ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے قانون مفرد اعضاء میں تو ہر تحریک کی جداگانہ علامات کو سر سے لیکر پاؤں تک وضاحت و تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے مثلاً جس طبیب کو اعصابی عضلاتی علامات معلوم ہیں تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ اعصابی عضلاتی نبض کی کیا کیا علامات ہیں اسی طرح دیگر تمام تحریک کی نبض سے علامات کی تطبیق خود بخود پیدا ہو گئی ہے۔ ان کا یہاں یہ بیان کرنا ایک تو طوالت کا باعث ہوگا۔ اور دوسرا نفس مضمون سے دوری کا باعث ہوگا۔

مرد اور عورت کی نبض میں فرق:

عورت کی نبض کبھی عضلاتی نہیں ہوتی کیونکہ عضلاتی نبض سے خصیتہ الرحم میں اور دیگر غدوہیں سکون ہو کر جسم اور بچے کو مکمل غذا نہیں ملتی اگر عورت کی نبض عضلاتی ہو جائے تو اس کو یا حمل ہو گا یا اس میں مردانہ اوصاف پیدا ہو جائیں گے جیسے آج کل کی تہذیب میں لڑکیاں گیند بلا وغیرہ کھیلتی ہیں یا اس قسم کے دیگر کھیل کھیلتی ہیں یا جن میں شرم و حیاء کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح جن عورتوں کے رحم میں رسولی ہوتی ہے ان کی نبض بھی عضلاتی ہو جاتی ہے اور ورم کی نبض کا عضلاتی ہونا ضروری ہے۔ (ماہنامہ رجسٹریشن فرنٹ مارچ ۱۹۷۰ء صفحہ نمبر ۱۰ تا ۱۱)

اہمیت نبض:

جو لوگ نبض شناسی سے آگاہ ہیں اور پوری دسترس رکھتے ہیں ان کے لیے نبض دیکھ کر امراض کا بیان کر دینا بلکہ ان کی تفصیلات کا ظاہر کر دینا کوئی مشکل بات نہیں۔ ایک نبض شناس معالج نہ صرف اس فن پر پوری دسترس حاصل کر لیتا ہے بلکہ وہ بڑی عزت و وقار کا مالک بن جاتا ہے یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ نبض سے صرف قلب کی حرکات ہی کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس میں خون کے دباؤ خون کی رطوبت اور خون کی حرارت کا بھی علم ہوتا ہے ہر حال میں دل کی حرکات بدل جاتی ہیں جس کے ساتھ نبض کی حرکات اس کے جسم اور اس کے مقام میں بھی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں جس سے انسانی جسم کے حالات پر حکم لگایا جاسکتا ہے۔

راز کی بات:

دل ایک عضلاتی عضو ہے مگر اس پر دو عدد پردے چڑھے ہوئے ہیں دل کے اوپر کا پردہ غشائے مخاطی اور غدی ہے اور اس کے اوپر بلغمی اور اعصابی پردہ ہوتا ہے۔ جو شریانیں دل اور اس کے دونوں پردوں کو غذا پہنچاتی ہیں۔ ان میں تحریک یا سوزش سے تیزی آجاتی ہے جس کا اثر حرکات قلب اور فعال شریانیں پر پڑتا ہے جس سے ان میں خون کے دباؤ خون کی رطوبت اور خون کی حرارت میں کمی بیشی ظاہر ہو جاتی ہے۔



یہ راز اچھی طرح ذہین نشین کریں کہ:

- (۱) شریانیں خون کا دباؤ قلب کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے جو اس کی ذاتی اور عضلاتی تحریک ہے۔
- (۲) خون کی رطوبت میں زیادتی دل کے بلغمی اعصابی پردے میں تحریک سے ہوتی ہے۔
- (۳) خون کی حرارت قلب کے غشائی غدی پردے میں تحریک سے پیدا ہوتی ہے اس طرح دل کے ساتھ اعصاب و دماغ اور جگر و غد کے افعال کا علم ہو جاتا ہے۔

یہ وہ راز ہے جس کو دنیا کے طب میں حکیم انقلاب نے پہلی بار ظاہر کیا۔ اس سے نبض کے علم میں بے انتہا آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

تشخیص کے چند اہم نکات

- (۱) حرکات جسم کی زیادتی سے تکلیف:
جسم کے بعض امراض و علامات میں ذرا بھی ادھر ادھر حرکت کی جائے تو ان میں تکلیف پیدا ہو جاتی ہے یا شدت ہو جاتی ہے ایسی صورت میں عضلات و قلب میں سوزش ہوتی ہے حرکت سے جسم میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔
 - (۲) آرام کی صورت میں تکلیف:
جب آرام کیا جائے تو تکلیف جسم بڑھ جاتی ہے اور طبیعت حرکت کرنے سے آرام پاتی ہے ایسی صورت میں اعصاب و دماغ میں سوزش و تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے جسم میں رطوبت کی زیادتی ہو جاتی ہے
- (تحقیقات الامراض والعلامات صفحہ نمبر ۱۱۲ تا ۱۱۱)
- (۳) خون آنا:

اگر معدے سے لے کر اوپر کی طرف سر تک کسی مخرج سے خارج ہو تو یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی اور اگر جگر سے لے کر پاؤں تک کسی مخرج یا مجری سے خارج ہو تو یہ عضلاتی غدی تحریک ہوگی۔

ضروری نوٹ:

تشخیص الامراض میں عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی یا غدی اعصابی و غیرہ تحریکات میں فرق اگر وقتی طور پر معلوم نہ ہو سکے تو کسی قسم کا فکر کئے بغیر اصول علاج کے تحت عضو مسکن میں تحریک پیدا کر دینا کافی و شافی و یقینی علاج ہے۔

تشخیص کی مروجہ خامیاں:



طب یونانی و طب اسلامی میں تشخیص کا پیمانہ نبض و قارورہ ہے ملک بھر کے لاکھوں مطب کا چکر لگالیں گنتی کے چند مطب ملیں گے جن کو چلانے والے اطباء نبض و قارورہ سے تشخیص کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور نہ ہی یہ علم اب طبیہ کالجوں میں پوری توجہ سے پڑھایا جاتا ہے شاید ہی ملک کا کوئی طبی ادارہ نبض و قارورہ سے اعضاء کے غیر طبعی افعال اور اخلاط کی کمی بیشی کی پہچان پر دسترس کی تعلیم دیتا ہو۔ اب تک تو طب یونانی کا ایسا کوئی ادارہ دیکھا نہیں، دیکھنے کی خواہش ضرور ہے۔ اعترافِ حقیقت بھی حسن اخلاق کی اصل ہے قانون مفرد اعضاء کے اداروں سے تعلیم و تربیت یافتہ اطباء نبض و قارورہ سے تشخیص پر کافی حد تک دسترس رکھتے ہیں۔

اس طرح مذاکرہ، دال تعرف، مانقذم جو کہ مریض و معالج میں اعتماد کی روح رواں ہیں مگر اس دور کے معالجین ان حقائق سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ مریض نے جس علامت کا نام لیا اسی کو مرض قرار دے کر بنے بنائے مجربات کا بندل اس کے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی ادارہ تشخیص کا دعویٰ بھی کرتا ہے اس کی تشخیص کا جو انداز ہے، اس پر بھی ذرا غور کریں۔ تمام طریقہ ہائے علاج میں پیٹ میں نفخ ہو یا قے، بھوک کی شدت ہو یا بھوک بند، تبخیر ہو یا پتھری بس یہی کہا جائے گا کہ پیٹ میں خرابی ہے ان علامات میں اعضاء غذایہ کی بہت کم تشخیص کی جائے گی۔ اگر کسی اہل فن نے پیٹ کی خرابی میں معدہ، امعاء، جگر، طحال اور لبلبہ کی تشخیص کر بھی لی تو اس کو بہت بڑا کمال خیال کیا جائے گا۔ لیکن اس امر کی طرف کسی کا دھیان نہیں جائے گا کہ معدہ امعاء وغیرہ خود مرکب اعضاء ہیں اور ان میں بھی اپنی جگہ پر عضلات، اعصاب اور عدد واقع ہیں مگر یہاں پر بھی صرف معدہ کو مریض کہا جاتا ہے جو ایک مرکب عضو ہے۔ یہاں پر بھی معدہ کے مفرد اعضاء کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا حالانکہ معدہ کے ہر مفرد عضو کی علامات بالکل مختلف اور جدا جدا ہیں مگر تشخیص ہے کہ کلی عضو کی کی جا رہی ہے اور علاج بھی کلی طور پر معدہ کا کیا جا رہا ہے نتیجہ اکثر صفر نکلتا ہے ناکام ہو کر نئی مرض ایجاد کر دی جاتی ہے ایک نئی مرض معلوم کرنے کا کارنامہ شمار کر لیا جاتا ہے۔

فالعلم، جب معدہ کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے تو اس کی صورتیں اور علامات معدہ کے عضلات کی سوزشوں سے بالکل جدا ہوتی ہیں اسی طرح جب معدہ کے غدو میں سوزش ہوتی ہے تو اس کی علامات ان دونوں مفرد اعضاء کی سوزشوں سے بالکل الگ الگ ہوتی ہیں پھر سب کو صرف معدہ کی سوزش شمار کرنا تشخیص اور علاج میں کسی قدر الجھنیں پیدا کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ، امریکہ کو بھی علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں اور وہ پریشان اور بے چین ہیں اور اس وقت تک ہمیشہ ناکام رہیں گے جب تک کہ علاج اور امراض میں کسی مرکب عضو کی بجائے مفرد عضو کو سامنے نہیں رکھیں گے۔ امراض میں



مفرد اعضاء کو مد نظر رکھنا مجرد طب حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی کی جدید تحقیق اور عالمگیر کارنامہ ہے مجدد طب کا یہ نظریہ مفرد اعضاء (Simple organ theory) فطرت اور قانون قدرت سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس سے نہ صرف تشخیص میں آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں بلکہ ہر مرض کا علاج یقینی صورت میں سامنے آ گیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرکب عضو میں جس قدر امراض پیدا ہوتے ہیں ان کی جدا جدا صورتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ ہر صورت میں ایک دوسرے سے ان کی علامات جدا ہیں، جن سے فوراً یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس عضو کا کون سا حصہ بیمار ہے پھر صرف اسی حصہ کا آسانی سے علاج ہو سکتا ہے۔

اب ٹی بی ہی کو لیجئے کہ یہ کوئی بیماری نہیں ہے یہ تو اصل بیماری کی ایک علامت ہے۔ انسان میں آخر کون سا پرزہ خراب ہے جب معالج کو پتہ تک ہی نہیں کہ کون سا پرزہ خراب ہے توہ کیسے ٹھیک کرے گا انسانی جسم بھی تو ایک مشین ہے اس میں بھی تو پرزے ہیں جب یہ مشین خراب ہوتی ہے تو دراصل کوئی پرزہ ہی تو خراب ہو جاتا ہے اسی طرح شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ کوئی امراض نہیں بلکہ کسی نہ کسی پرزے کی خرابی کی علامات ہیں۔ اس لئے صحیح اور کامیاب معالج وہی ہو گا جو صرف علامات کی بنیاد پر علاج کرنے کی بجائے اجزائے خون، دوران خون اور افعال الاعضاء کے بگاڑ کو سمجھ کر تشخیص و علاج کرے گا۔ اس کی ایک دوائی ہی سر سے لے کر پاؤں تک کی تکلیف دہ علامات کو ختم کر دے گی۔ انشاء اللہ

